تحقیق مسئلہ

رفع یدین

تالیف

مناظر اسلام حضرت مولانا

محمد امین صفدر

اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین کا مجموعی مزاج یہ ہے کہ یہ حضرات فروعی مسائل میں بے انتہا شدت برتتے ہیں یہ لوگ اپنی کتابوں اور رسالوں، تقریروں اور تحریروں میں فروعی مسائل پر بحث کرتے ہوئے قابو سے باہر ہو جاتے اور نہایت درشت اور کرخت لب و لہجہ اختیار کرتے ہیں۔ مقلدین حضرات کو کوستے، ان پر برستے اور تیز و تند انداز میں ان پر تنقید کرتے ہیں۔ ان کے مقررین فروعی مسائل (فاتحہ خلف الامام، رفع یدین، آمین بالجہر اور تراویح وغیرہ) کو ہر جگہ جا کر ہوا دیتے، ان کو اچھالتے اور ان کو کفر و ایمان کا مدار و مناط قرار دیتے ہیں۔ ہمارے اکابر و اسلاف شروع سے ہی ان کو سمجھاتے آئے ہیں کہ ان فروعی مسائل کو کفر و ایمان کا مدار نہ بنائیں۔ ان میں اتنی شدت نہ برتیں اور ان کی وجہ سے تکفیر و تفسیق اور تضلیل کے فتوے صادر نہ کریں۔ فضاء کو مسموم اور زہر آلود نہ کریں۔ لوگوں کو امن و امان سے رہنے دیں ان کو آپس میں نہ لڑائیں اور جنگ و جدل پر آمادہ نہ کریں۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ ان لوگوں کے اذہان و عقول میں یہ معمولی سی بات آج تک نہیں آئی۔ رواداری برتنا تو ان کی جبلت اور سرشت کے منافی ہے۔ ان کی طبیعتوں میں بے انتہا شدت، کرختگی خشکی اور سختی پائی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ غیر مقلدین بھی اس کا اقرار و اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔

چنانچہ مولانا داؤد غزنویؒ کی سوانح حیات میں تحریر ہے۔

"اہلحدیث حضرات عموماً متشدد ہوتے ہیں۔ تھوڑی سے تھوڑی چیز پر سخت سے سخت نکتہ چینی کے خوگر"

(مولانا داؤد غزنوی مرتبہ ابو بکر غزنوی ص ۱۸)

اسی کتاب میں دوسرے مقام پر ہے۔

"ان کی تقریروں میں غلظت اور خشونت کا غلبہ ہوتا ہے"۔ (ص ۸۶)

مسئلہ ''رفع یدین'' بھی ان فروعی مسائل میں سے ہے جن پر بحث کرتے ہوئے ان کے قلم کار اور مقررین احناف کو بے نقط سناتے ہیں اور رفع یدین کو وجوب و فرضیت کا درجہ دیتے ہیں۔

چنانچہ بہاولپور کے ایک پروفیسر صاحب نے ''رفع یدین'' کے موضوع پر ایک رسالہ لکھ کر قادر بخش کے نام پر چھپوایا ہے۔ اس میں تہذیب و شرافت کی جو مٹی پلید کی ہے اور جو بازاری، سوقیانہ اور دل آزار زبان استعمال کی ہے، اسے پڑھ کر موصوف کے بارہ میں اچھے تاثرات قائم نہیں ہوتے۔ احقر پروفیسر صاحب کے ''بطور نمونہ مشتے از خروارے'' چند جملے نقل کرتا ہے، جس سے ناظرین اس جماعت کی تنگ نظری تنگ ظرفی اور تشدد کا کچھ اندازہ کر سکیں گے۔

پروفیسر صاحب اس رسالہ کے ص ۱۷ پر لکھتے ہیں۔

''میں کہتا ہوں مقلد کوئی بھی ہو جاہل ہوتا ہے۔ اگر جاہل نہ ہو تو تقلید کیوں کرے۔ تقلید ہے بھی جاہلوں کے لیے اور کرتا بھی جاہل ہی ہے جو علم و عقل والا ہو وہ تقلید کیوں کرے''

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

''لیکن آپ نے اندھے اماموں کی اندھی تقلید کی'' (مسئلہ رفع یدین ص ۴۰)

اسی رسالہ میں ایک مقام پر لکھتے ہیں۔

''رہنمائی بیچارہ مقلد کیا کرے گا وہ تو خود اندھا ہے اور اندھا بھی دل کا۔''

(مسئلہ رفع یدین ص ۴۲)

ایک جگہ تحریر کرتے ہیں۔

''مقلد بصیرت کا اندھا تو ہوتا ہی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ اس کا ذوق بھی گندا ہوتا ہے'' (ص ۵۲)

ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''مقلد چونکہ بدنیت بھی ہوتا ہے اور مطلبی بھی اس لئے حدیث کے معاملہ میں بدنصیب ہی رہتا ہے'' (ص ۵۷)

غرضیکہ یہ اور اس قسم کے دلخراش اور متعفن جملے اور کلمے جگہ جگہ اس رسالہ میں آپ کو ملیں گے، جو پروفیسر صاحب کی فکر ونظر کی آلائشوں، قلب وذہن کی مجنونانہ کیفیات اور اندرونی اضطراب وخلفشار کی بخوبی غمازی کرتے ہیں۔

بہرحال غیر مقلدین کے اس قسم کے رسائل پڑھ کر اور ان کے مقررین کی اشتعال انگیز تقاریر سن کر یہ خیال پیدا ہوا مسئلہ رفع یدین پر احادیث کی روشنی میں ایک عام فہم رسالہ شائع کیا جائے جس کو عوام باآسانی سمجھ سکیں۔ الحمدللہ امام اعظم ابوحنیفہ اکیڈمی کو یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ وہ اس موضوع پر ایک فیصلہ کن رسالہ شائع کر رہی ہے۔ متلاشیان حق کے لیے یہ رسالہ ''مینارۂ نور'' کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر مسلمان کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔

محمد امین صفدر

ترک رفع یدین
احادیث کی روشنی میں

رفع یدین پر ناراضگی اور ترک کا حکم

عن جابر بن سمرۃؓ قال خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ.

(صحیح مسلم ج ا ص ۱۸۱، ابوداؤد ج ا ص ۱۵۰، نسائی ص ۱۷۶، طحاوی ج ا ص ۱۵۸، مسند احمد ج ۵ ص ۹۳ وسندہ صحیح جید)

''حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (نماز پڑھنے کی حالت میں) تشریف لائے۔ (اور ہم نماز کے اندر رفع یدین کر رہے تھے تو بڑی ناراضگی سے) فرمایا کہ میں تم کو نماز میں شریر گھوڑوں کی دم کی طرح رفع یدین کرتے کیوں دیکھتا ہوں نماز میں ساکن اور مطمئن رہو''۔

نماز تکبیر تحریمہ سے شروع ہوتی ہے اور سلام پر ختم ہوتی ہے اس کے اندر کسی جگہ رفع یدین کرنا خواہ وہ دوسری، تیسری چوتھی رکعت کے شروع میں ہو یا رکوع جاتے اور سر اٹھاتے یا سجدوں میں جاتے اور سر اٹھاتے وقت ہو۔ اس رفع یدین پر حضور ﷺ نے ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا۔ اس کو جانوروں کے فعل سے تشبیہ بھی دی۔ اس رفع یدین کو خلاف سکون بھی فرمایا اور پھر حکم دیا کہ نماز سکون سے یعنی بغیر رفع یدین کے پڑھا کرو۔

قرآن پاک میں بھی نماز میں سکون کی تاکید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ﴾ خدا کے سامنے نہایت سکون سے کھڑے ہو۔

دیکھئے خدا اور رسول نے نماز میں سکون کا حکم فرمایا اور آنحضرت ﷺ نے

نماز کے اندر رفع یدین کو سکون کے خلاف فرمایا۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

۲ ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾

قال ابن عباسٍ اَلَّذِيْنَ لا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ

(تفسیر ابن عباسؓ ص ۲۲۳)

"کامیاب ہو گئے وہ مومن جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں"

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں یعنی جو نمازوں کے اندر رفع یدین نہیں کرتے۔ یہ تفسیری فتویٰ ہے اور تفسیر میں امام کلبی امام ہے، خود امام صاحبؒ نے اس سے تفسیر میں روایت لی ہے۔ (مسند امام اعظم ص ۲۲۷)

۳۔ حدثنا عبد الله حدثني ابي ثنا وكيع ثنا سفيان عن عاصم بن كليب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال ابن مسعود الااصلي لكم صلوٰة رسول الله ﷺ قال فصلي فلم يرفع يديه الا مرة۔

(مسند احمد ج ۱، ص ۳۸۸ و ۴۴۲)

حضرت علقمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں۔ چنانچہ آپ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ رفع یدین کیا۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی ہے۔

۴۔ ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾

میرے ذکر کے لیے نماز قائم کر۔ زیر بحث مسئلہ رفع یدین اور جلسہ استراحت کے لیے شریعت مقدسہ میں کوئی ذکر مقرر نہیں ہے اس لیے یہ نماز سے غیر متعلق افعال ہوئے۔

۵۔ عن ابن عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لا تُرفَعُ الاَ یْدِیْ اِلافِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ حِیْنَ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ وَحِیْنَ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ الْحَرَام فَیَنْظُرُ اِلَی الْبَیْتِ وَحِیْنَ یَقُوْمُ عَلَی الصَّفَاوَحِیْنَ یَقُوْمُ عَلَی الْمَرْوَۃ وَحِیْنَ یقف مَعَ النَّاسِ عَشیۃ عَرَفَۃ وبجمع والمقامین حین یرمی الجمرۃ .

حضرت عبداللہ بن عباسؓ رسول پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رفع یدین نہ کرو، مگر سات جگہ (۱) جب نماز شروع کی جائے، (۲) جب مسجد حرام میں داخل ہوتے ہوئے بیت اللہ پر نظر پڑے (۳) جب صفا (۴) مروہ پر کھڑا ہو (۵) عرفات میں بعد از زوال جب لوگوں کے ساتھ وقوف کرے (۶) مزدلفہ میں وقوف کے وقت (۷) جمرتین کی رمی کرتے وقت۔ (معجم کبیر طبرانی، ج۱۱ص۳۸۵)

۶۔ حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء ثنا محمد بن عبد الرحمن بن محمد المحاربی ثنا ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس وعن نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال ترفع الایدی فی سبعۃ مواطن افتتاح الصلوٰۃ واستقبال البیت والصفا والمروہ والموقفین وعند الحجر

(کشف الاستار ج۱ص۲۵۱، شرح معانی الآثار ج۱، ص۵۴)

حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا رفع یدین سات مقامات پر کیا جائے۔ (۱) نماز کے شروع میں (۲) بیت اللہ کی زیارت کے

وقت، (۳) صفا (۴) مروہ پر (۵) عرفات (۶) مزدلفہ میں وقوف کے وقت اور (۷) رمی جمار کے وقت۔

۷۔ حدثنا احمد بن شعیب ابو عبد الرحمن النسائی ثنا عمرو بن یزید ابو برید الجرمی ثنا سیف بن عبید اللہ ثنا ورقاء عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال السجود علی سبعة اعضاء الیدین والقدمین والرکبتین والجبهة ورفع الایدی اذا رأیت البیت وعلی الصفا والمروة وبعرفة وعند رمی الجمار واذااقیمت الصلوة . (معجم طبرانی کبیر ج۱۱، ص۴۵۲)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سجدہ سات اعضاء پر کیا کرو، دونو ہاتھوں، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنوں، اور پیشانی پر اور رفع یدین اس وقت کیا کر جب تو بیت اللہ کو دیکھے، اور صفا و مروہ پر، وقوفِ عرفہ کے وقت، رمی جمار کے وقت اور جب نماز کیلئے اقامت کہہ دی جائے۔

۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ خود بھی اس کے موافق فتویٰ دیا کرتے تھے۔

(زیلعی ج۱ ص۳۹۱)

۹. حدثنا ابو بکر قال حدثنا ابن فضیل عن ابن ابی لیلیٰ عن الحکم عن مقسم عن ابن عباسؓ قال لاتَرْفَع الایْدِیْ اِلا فِیْ سَبْعِ مَوَاضِع، اِذَا قمت الی الصلوة ویذاجئت من بلد واذا رأیت البیت.واذا قمت علی الصفا والمروة، وبعرفات، ویجمع وعند الجمار .

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۴، ص۵۴۰)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے نماز کی پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے کا حکم فرمایا اور پہلی تکبیر کے بعد دوران نماز رفع یدین کرنے سے منع فرمایا۔ یہی ہمارا مسلک ہے۔

۱۰۔ عن عبداللہ بن عمر قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اِفْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکَبَیْہِ وَاِذَا اَرَادَاَن یَّرْکَعَ وَبَعْدَ مَایَرْفَعُ رَأسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَلا یَرْفَعُ وَلا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ۔

(مسند حمیدی ج ۲ ص ۲۲۷، صحیح ابوعوانہ ج ۲ ص ۹۰)

حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہ کرتے اور نہ سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے۔

۱۱۔ وعنہ ان النبی ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا اِفْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ لا یَعُوْدُ۔ (بیہقی فی الخلافیات زیلعی ج ۱ ص ۴۰۴)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے ہی روایت ہے کہ بے شک نبی پاک ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے پھر ساری نماز میں کسی جگہ بھی رفع یدین نہ کرتے تھے۔

۱۲۔ عن مُجَاھِدٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ اِبْنِ عُمَرؓ فَلَمْ یَکُنْ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلافِیْ التَّکْبِیْرَۃِ الاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ۔

(ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۳۷ طحاوی)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی پس آپ نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین

کرتے تھے اس کے بعد نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔

۱۳۔ عن عبدالعزیز بن حکیم قَالَ رَاَیْتُ اِبْنِ عُمَرؓ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ اُذُنَیْہِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَرْفَعْھُمَا فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ ۔ (موطا امام محمد ص۹)

امام محمدؒ مجتہد ہیں۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال فرمایا ہے پس حدیث صحیح ہے۔

عبدالعزیز بن حکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کانوں کے مقابل تک نماز کی پہلی تکبیر کے وقت اٹھاتے اور اس کے سوا کسی موقعہ میں نہ اٹھاتے تھے۔

فائدہ:

(۱) پہلی دونوں سنہری اور کھری وصحیح احادیث سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ پہلی تکبیر کے بعد نہ دوسری، تیسری، چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے اور نہ رکوع کو جاتے رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدوں میں جاتے اور سجدوں سے سر اٹھاتے وقت۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر بھی ان مقامات پر رفع یدین نہ کرتے تھے۔

(۳) ان دونوں حدیثوں کی سند کے مرکزی راوی سب مدنی ہیں۔ اور امام مالکؒ جو مدینہ منورہ کے امام ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بھر میں کسی کو نہیں پہچانا جو پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین کرتا ہو آپ کی پیدائش ۹۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۷۶ھ میں ہوئی یہ خیر القرون کا دور ہے اور امام مالکؒ مدینہ منورہ کے امام ہیں جہاں ہر ملک اور ہر جگہ کے لوگ روضہ اقدس کی زیارت کے لیے آتے ہیں لیکن امام مالکؒ کسی ایک شخص کو بھی نہیں پہچانتے جو رفع یدین والی نماز پڑھتا ہو۔ بلکہ برملا اس رفع یدین کو ضعیف فرماتے ہیں۔

(المدونۃ الکبریٰ ج۱ ص۷۱)

(۴) معلوم ہوا کہ خیر القرون میں رفع یدین کر کے نماز پڑھنے والا شخص عجائب گھر میں رکھنے کے لیے بھی نہ ملتا تھا۔اور رفع یدین کی تمام روایات اس پاک دور میں متروک العمل تھیں۔

۱۴۔ عن عَلْقَمَة قال قال عَبْدُاللہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلا اُصَلِّی بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ. (ترمذی ج ا ص ۳۵) یہ حدیث صحیح ہے محلی ابن حزم ج ۲ ص ۳۵۸،اس کے سب راوی صحیح مسلم شریف کے راوی ہیں۔
(الجوہر النقی ج ا ص ۱۲۷)

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں تم کو حضور ﷺ جیسی نماز نہ پڑھاؤں؟ اس کے بعد انہوں نے نماز پڑھائی اور پہلی مرتبہ کے بعد کسی جگہ رفع یدین نہ کی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ بہت سے اہل علم صحابہ کرام اور تابعین کا یہی مذہب ہے اور حضرت سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔
(ترمذی ج ا ص ۳۵)

۱۵۔ عن عبدِاللہِ قَالَ اَلا اَخبِرُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ وَفِی نسخة ثُمَّ لَمْ یَرْفَعْ. (نسائی شریف ج ا، ص ۱۵۸)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کا طریقہ نہ بتاؤں؟ پس آپ کھڑے ہوئے تو صرف پہلی دفعہ شروع نماز میں رفع یدین کی اس کے بعد پوری نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہ کی۔

۱۶۔ عن عبداللہ بن مسعودؓ ان رسول اللہ ﷺ کَانَ لا یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلا عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لا یَعُوْدُ

(مسند امام اعظم ج ۱، ص ۳۵۲)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے پھر کہیں ہاتھ نہ اٹھاتے تے۔

یہ وہ حدیث شریف ہے جو سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ نے مناظرہ میں امام اوزاعی کے سامنے بیان فرمائی اور ثابت فرمایا کہ اس کی سند کا ہر راوی اپنے دور کا سب سے بڑا فقیہ ہے اور امام اوزاعی کو لا جواب ہو کر خاموش ہونا پڑا۔

۱۷۔ عن عبداللہ بن مسعودؓ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ یَرْفَعُوْا اَیْدِیَھُمْ اِلا عِنْدَ التَّکْبِیْرَۃِ الاُوْلٰی فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ قال اسحاق بہ تاخذ فی الصلوٰت کلھا۔

(دارقطنی ج ۱ ص ۲۹۵، ابو یعلی ج ۸ ص ۴۵۳)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں تو یہ حضرات شروع نماز کے بعد کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۸۔ عنِ الاَسْوَدِ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بن الخَطَّابِ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ ثُمَّ لا یَعُوْدُ (طحاوی ج ۱ ص ۱۳۳) قال ابن حجر رجالہ ثقات (الدرایہ ص ۸۵) ابن حجر کہتے ہیں اس کے راوی معتبر ہیں۔

حضرت اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ راشد کو دیکھا وہ اپنے ہاتھوں کو صرف پہلی تکبیر کے وقت

اٹھاتے تھے پھر نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۹۔ عن الاسودِ قال صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ فِيْ شَيْئٍ مِنْ صَلٰوتِهِ اِلا حِيْنَ اِفْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَرَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ وَاِبْرَاهِيْمَ وَاَبَا اِسْحَاقَ لا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلا حِيْنَ يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ا ص ۱۲۰)

حضرت اسود روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ نماز ادا کی آپ پہلی تکبیر کے بعد کبھی رفع یدین نہ کرتے (رئیس المحدثین) امام شعبی (رئیس الفقہا) ابراہیم نخعی اور امام ابواسحاق بھی پہلی تکبیر کے بعد کہیں رفع یدین نہ کرتے۔

۲۰۔ عن علیؓ ان النبی ﷺ کَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ التَّكْبِيْرَةِ الاُوْلٰى اَلَّتِيْ يَفْتَتِحُ بِهِ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ لا يَرْفَعُهُمَا فِيْ شَيْئٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ.

(العلل، دارقطنی ج ۴، ص ۲۶)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نماز کی پہلی تکبیر کے بعد ساری نماز میں کہیں بھی رفع یدین نہ کرتے تھے۔(نوٹ) عبدالرحیم ثقہ راوی ہے۔

۲۱۔ عن عاصِمِ بن كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لا يَرْفَعُ بَعْدُ.

(طحاوی ج ا ص ۱۳۲ ا زصحیح زیلعی ج ا ص ۲۱۱ رجالہ ثقات الدرایہ ص ۸۵)

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نماز کی پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد ساری نماز میں کبھی رفع یدین نہ کرتے تھے۔

۲۲۔ وَعَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ لا يَعُوْدُ.

(ابن ابی شیبہ ج ا ص ۱۲۱)

انہیں سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نماز کی پہلی تکبیر کے بعد کہیں رفع یدین نہ کرتے تھے۔

۲۳۔ اَنَّ علی بن اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ التَّکْبِیْرَةِ الاُوْلٰی اَلَّتِیْ یَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلٰوۃَ ثُمَّ لا یَرْفَعُهُمَا فِیْ شَیْئٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ. (موطاامام محمد ص ۵۵)

حضرت علیؓ نماز کی ابتدائی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے پھر ساری نماز میں کبھی رفع یدین نہ کرتے تھے۔

۲۴۔ عن اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَصْحَابُ عَلِیٍ لا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ اِلافِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لا یَعُوْدُوْنَ.

(ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۲۱) اسنادہ صحیح جلیل (الجوہر النقی ج ۱ ص ۱۳۹)

محدث ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے (سینکڑوں ساتھی اور حضرت علیؓ کے (ہزاروں) ساتھی وہ سب پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

۲۵۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ قَالَ مَارَاَیْتُ فَقِیْهًا قَطُّ یَفْعَلُهٗ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ غَیْرِ التَّکْبِیْرَةِ الاُوْلٰی

(طحاوی شریف ج ۱ ص ۱۳۴)

محدث ابوبکر بن عیاش (پیدائش ۱۰۰ھ وفات ۱۹۳) فرماتے ہیں کہ میں نے (خیر القرون میں) کسی بھی دین میں سمجھ رکھنے والے کو کہیں بھی پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ رسول پاک ﷺ، خلفائے راشدین، اکابر صحابہ، تابعین رفع یدین نہ کرتے تھے۔

نیز ان روایات سے معلوم ہوا کہ خیر القرون میں کسی مسجد میں نماز میں رفع یدین کرنے والا کوئی آدمی نظر نہ آتا تھا۔

خلفائے راشدین، اکابر صحابہ و تابعین و تبع تابعین رفع یدین کی روایت کو بالکل متروک العمل سمجھتے تھے۔

۲۶۔ عن بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ لا یَرْفَعُھُمَا حَتّٰی یَنْصَرِفَ۔

(المدونۃ الکبری ج ۱ ص ۶۹، ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۲۱)

حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔

۲۷۔ عن براء بن عازبؓ قال کان النبی ﷺ اِذَا کَبَّرَ لافْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِبْھَامَاہُ قَرِیْبًا مِنْ شَحْمَتَیْ اُذُنَیْہِ ثُمَّ لا یَعُوْدُ۔

(طحاوی ج ۱ ص ۱۳۲، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۹، دارقطنی ج ۱، ص ۱۱۰، عبدالرزاق)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ جب نماز شروع کرنے کے لیے پہلی تکبیر کہتے تو اپنے کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھاتے پھر ساری نماز میں دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۲۸۔ عن ابی حنیفۃ یقول الشعبی یقول سمعت البراء بن عازب یقول کان رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتیٰ بما ذی منکبیہ لایعود رفعھا حتیٰ یسلم من صلوتہ۔ (مسند امام اعظم ص ۱۵۶ از محدث نعیم)

۲۹۔ حضرت عمرو بن مرہؒ نے مسجد کوفہ میں حضرت وائلؓ بن حجر کی رفع یدین والی

روایت بیان کی تو حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

مَاادْرِیْ لَعَلَّهُ لَمْ يَرَ النَّبِی ﷺ يُصَلِّیْ اِلا ذٰلِکَ الْیَوْمَ فَحَفِظَ هٰذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظه ابن مسعودٍ وَاَصْحَابُهٗ مَا سَمِعْتُهٗ مِنْ اَحَدٍمِّنْهُمْ اِنَّمَا كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِیْ بَدْءِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ يُكَبِّرُوْنَ (موطا امام محمد ص ۵۴)

میں نہیں جانتا کہ شاید حضرت وائل بن حجرؓ نے صرف ایک اسی دن حضور ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا اور اس رفع یدین کو یاد رکھا اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور دوسرے صحابہ (جو ہمیشہ نبی پاکؐ کے ساتھ رہنے والے تھے) ان میں سے کسی ایک نے بھی اس مسئلہ کو یاد نہ رکھا۔ میں نے ان میں سے کسی ایک شخص سے بھی رفع یدین کا مسئلہ سنا تک نہیں وہ تو صرف پہلی ہی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خیر القرون میں نہ کوئی رفع یدین کرتا تھا۔ بلکہ عمل کرنا تو کجا صحابہ تابعین نے کبھی یہ مسئلہ سنا نہ تھا۔

دوسری روایت میں ہے کہ۔

۳۰۔ فَذَكَرْتُ ذٰلِکَ لاِ بْرَاهِيْمَ فَغَضِبَ قَالَ رَاٰهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَ لا اَصْحَابُهٗ (طحاوی ج ا ص ۱۱۲)

یعنی جب میں نے رفع یدین کی روایت بیان کی تو علامہ ابراہیم نخعیؒ سخت غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ (عجیب بات ہے کہ حضرت وائلؓ جو صرف ایک آدھ دن کے لیے حضورؐ کے پاس آئے) انہوں نے تو رفع یدین دیکھی اور حضرت عبداللہ بن مسعود اور دوسرے صحابہ کرام (جو ساری عمر حضورؐ کے ساتھ

رہے) انہوں نے آپ کو رفع یدین کرتے نہ دیکھا۔

۳۱۔ حضرت مغیرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جب حضرت وائلؓ بن حجر کے رفع یدین والی روایت حضرت ابراہیم نخعیؒ کے سامنے بیان فرمائی تو آپ نے فرمایا۔

فان وَائِلٌ رَآهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَاٰهُ عَبْدُاللهِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً لا يَفْعَلُ ذٰلِكَ. (طحاوی ج ا ص ۳۱۶)

حضرت وائلؓ نے ایک دفعہ یہ کرتے دیکھا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے پچاسوں مرتبہ دیکھا کہ حضور ﷺ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

۳۲۔ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَعْرَابِيٌّ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلٰوةً قَبْلَهَا قَطُّ اَهُوَ اَعْلَمُ مِنْ عَبْدِاللهِ وَاَصْحَابِهٖ حَفِظَ وَلَمْ يَحْفَظُوْا يَعْنِي رَفْعَ الْيَدَيْنِ.

(مسند امام اعظم ص ۱۱۹)

امام حماد فرماتے ہیں کہ امام ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت وائل بن حجرؓ ایک دیہاتی بزرگ تھے۔ انہوں نے ایک آدھ دفعہ کے علاوہ کبھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی کیا وہ (حاضر باش) صحابہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ (خلفائے راشدین) سے زیادہ بڑے عالم تھے کہ انہوں نے تو رفع یدین کو یاد رکھا اور ان اکابر نے یاد نہ رکھا۔

حضرت الامام ابراہیم نخعیؒ تابعین میں مرجع الخلائق تھے۔ آپ نے صحابہ کرامؓ کو بھی نمازیں پڑھتے دیکھا تابعین اور تبع تابعین کو بھی دیکھا آپ خیر القرون کے متعلق چشم دید شہادت دے رہیں ہیں کہ نہ کسی کو رفع یدین والی نماز پڑھتے دیکھا نہ سنا آپ رفع یدین کا یہ مسئلہ سن کر نہایت غضبناک ہوتے اور اسے تواتر عملی کے بالکل

خلاف قرار دیتے گویا رفع یدین کی مثال بالکل ایسی تھی جیسے قرآن پاک کی متواتر قرأت کے خلاف کوئی شاذ قراءت سننے میں آئے تو قابل عمل نہ ہوگی۔

۳۳۔ عن ابن مسعودٍ اَنَّہٗ کان یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ (موطا امام محمد ص ۵۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ صرف نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔

۳۴۔ عَنْ حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخْعِیِّ قَالَ لا تَرْفَعُ یَدَیْکَ فِیْ شَیْئٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ التَّکْبِیْرَۃِ الاُوْلٰی۔ (موطا امام محمد ص ۵۴)

حماد سے روایت ہے کہ حضرت امام ابراہیم نخعیؒ فرماتے تھے نماز کی پہلی تکبیر کے بعد کسی جگہ بھی رفع یدین نہ کر۔

۳۵۔ عن عَبَّادِ بن الزُّبَیْرؓ اَنَّ رسولَ اللہ ﷺ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ اَوَّلَ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لَمْ یَرْفَعْھُمَا فِیْ شَیْئٍ حَتّٰی یَفْرُغَ رواہ بیھقی۔ (زیلعی ج ۱ ص ۴۰۴)

حضرت عباد بن زبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔

۳۶۔ عن ابی جَعْفَرِ الْقَارِیِّ وَنُعَیْمِ الْمُجَمِّرِ عن ابی ھُرَیْرَۃؓ اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَیُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ اَشْبَھُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللہ ﷺ اخرجہ ابن عبد البر فی التمھید۔

(بحوالہ نیل الفرقدین ص ۱۲۳)

ابوجعفر قاری اور نعیم المجمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ

پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے اور ہر رفع و خفض میں صرف اللہ اکبر کہتے تھے اور فرماتے تھے میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ جیسی نماز پڑھتا ہوں۔

۳۷۔ عن عَلِي بن الحسَيْنِ قال كان النبی ﷺ يُكَبِّرُ فِی الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى لَقِيَ اللهَ تعالىٰ. (موطا امام مالک ص ۷۳)

امام زین العابدین سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نماز میں رکوع جاتے اٹھتے سجدہ میں جاتے اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے (رفع یدین نہ کرتے تھے) اور آپ ایسی ہی نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ خدا تعالیٰ سے جا ملے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کی آخری عمر کی نمازیں بغیر رفع یدین کے ہوتی تھیں وہو المطلوب۔

ایک جھوٹی حدیث غیر مقلدین بھی بیہقی کے حوالہ سے رفع یدین کے بارے میں پیش کرتے ہیں کہ فما زالت تلک صلوته حتی لقی اللہ تعالیٰ کہ آپ آخر عمر تک رفع یدین والی نماز پڑھتے رہے۔ لیکن یہ بالکل جھوٹی روایت ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن قریش ہے علامہ سلیمانی فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹی حدیثیں بنایا کرتا تھا۔ (میزان الاعتدال)

اس سند کا دوسرا راوی عصمہ بن محمد الانصاری ہے اس کے متعلق امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں۔ کذاب یضع الحدیث بڑا جھوٹا تھا اور جھوٹی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ علامہ عقیلی فرماتے ہیں کہ وہ باطل حدیثیں روایت کرتا تھا۔ (میزان الاعتدال)

ایسی جھوٹی حدیث کو بیان کرنا بھی بالکل حرام ہے۔

اگر کوئی غیر مقلد اس حدیث کو صحیح ثابت کر دے تو ہم اسے ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ ہے کوئی مرد میدان جو ہمت کرے؟ دیدہ باید۔

آپ حیران ہوں گے کہ جس مسئلے پر آج ہر مسجد میں فتنہ وفساد کا جہنم گرم کیا جا رہا ہے۔ اس پر فریق مخالف کے پاس نہ کتاب اللہ سے کوئی دلیل ہے نہ سنت قائمہ سے اس لیے غیر مقلدین پہلے تو چیلنج بازی کرتے ہیں اور جب بحث ومناظرہ کا موقع آئے تو پھر گرگٹ کی طرح ایسے عجیب رنگ بدلتے ہیں۔ ناطقہ سر بگریبان ہے اسے کیا کہئے۔

کتمان حق

سب سے پہلے تو یہ یاد رکھیں کہ غیر مقلدین کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ وہ دلائل تو کیا بیان کریں گے اپنا اصل مسلک بھی لوگوں کے سامنے صحیح بیان نہیں کرتے۔ ان کا اصل مسلک جس پر یہ آج کل عمل پیرا ہیں یہ ہے۔

(الف) پہلی اور تیسری رکعت کے شروع میں دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانے سنت موکدہ ہیں۔ حضورؐ ہمیشہ رفع یدین کرتے تھے۔ اور دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین خلاف سنت ہے۔ حضورؐ نے کبھی یہاں رفع یدین نہیں کی۔

(ب) رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین سنت موکدہ ہے۔ حضورؐ ہمیشہ یہ رفع یدین کرتے تھے اور سجدوں میں جاتے اور سجدوں سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرنا خلاف سنت ہے۔ حضور ﷺ نے کبھی یہ رفع یدین نہیں کی۔

یہ ہے غیر مقلدین کا اصل دعویٰ لیکن غیر مقلد مناظروں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ موت کو تو قبول کرتے ہیں مگر یہ دعویٰ کبھی لکھ کر نہیں دیتے۔

سنت سے بغاوت

شریعت اور قانون عدالت کا یہی اصول ہے کہ گواہ اور دلیل مدعی سے طلب کی جاتی ہے نہ کہ منکر سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے **البینة علی المدعی الحدیث** کہ دلیل مدعی کے ذمہ ہے۔ مگر غیر مقلد اس کے خلاف رفع یدین کے انکار کرنے والوں

سے دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہمارا چیلنج ہے کہ غیر مقلدین ایک حدیث ایسی پیش کریں جس میں حضورؐ نے فرمایا ہو کہ انکار کرنے والے سے دلیل کا مطالبہ کرو تو ہم غیر مقلدین کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیں گے یا اس خلاف سنت طریق بحث سے توبہ کریں۔

عقل و نقل سے انحراف

ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پہلے تو یہی غلط تھا کہ انکار کرنے والے سے دلیل کا مطالبہ کیا جائے لیکن غیر مقلدین نے خلاف اصول دلیل خاص کا مطالبہ شروع کر دیا۔

شریعت و عدالت کے موافق مدعی سے صرف دلیل و گواہ کا مطالبہ ہوتا ہے اور مدعی علیہ کو اس گواہ دلیل پر جرح کا حق ہوتا ہے۔ اگر جرح نہ ہو سکے تو دعویٰ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

لیکن گواہ خاص کا مطالبہ نہیں ہو سکتا کہ خاص صدر یا وزیر اعظم یا کمشنر یا ڈی سی صاحب آکر گواہی دیں تو ہم مانیں گے ورنہ نہیں مانیں گے اگر یہ انداز اختیار کیا جائے تو کوئی عدالت اپنا کام نہیں کر سکتی نہ ہی دنیا میں کوئی مقدمہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

اسی طرح مدعی کے ذمہ دلیل شرعی ہے خوہ وہ آیت محکمہ پیش کرے یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ یعنی اجماع و قیاس۔

مدعی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا کہ یہ خاص قرآن سے دکھاؤ یا خاص ابو بکرؓ عمر فاروقؓ کی حدیث دکھاؤ یا خاص فلاں فلاں کتاب سے دکھاؤ یہ محض دھوکا اور فریب ہے کتاب و سنت نے دلیل خاص کی ہرگز پابندی عائد نہیں کی۔ ان پڑھ لوگوں سے اس قسم کی شرائط پر دستخط لیے جاتے ہیں جو شرعاً باطل ہوتی ہیں یہ خالص مرزا قادیانی کی سنت ہے افسوس کہ غیر مقلدین نے بھی مرزا کی سنت پر دھونی رمالی ہے۔

انعامی چیلنج

مرزا قادیانی اس پر فریب طریق کا بانی ہے کہ کچھ خود ساختہ شرطیں لگا کر سوال بنایا اور موافق شرائط جواب دینے پر انعام کا وعدہ کر لیا۔ غیر مقلدین نے بھی

مرزا جی کی تقلید شخصی میں اس انداز کو اپنایا ہے اور ان پڑھ لوگوں پر رعب جمانے کے لیے یہ فریب کاری کرتے ہیں۔

چونکہ غیر مقلد اس اصول پر بہت نازاں ہیں اس لیے ان کے غرور کو خاک میں ملانے کے لیے ہم بھی الزاماً یہ انداز اختیار کریں گے۔

ترتیب دلائل

حدیث معاذؓ میں مجتہد کے لیے دلائل کی ترتیب یہ آئی ہے۔(۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ (۳) اجتہاد مجتہد۔

آپ یقین جانیں کہ غیر مقلدین کتاب اللہ سے ایک بھی آیت محکمہ پیش نہیں کر سکتے جو ان کے دعویٰ کے مطابق ہو۔

رفع یدین کے مسئلہ میں غیر مقلدین نے ترقی کر کے اس کے واجب ہونے کا دعویٰ کیا جیسا کہ "مسئلہ رفع یدین" (جو پروفیسر عبداللہ نے لکھ کر علامہ قادر بخش کے نام سے شائع کیا ہے) کے ص ۱۰۵ پر تحریر ہے کہ یعنی رفع یدین واجب ہے"

پس حدیث معاذؓ کے موافق پہلے قرآن کریم کی کوئی آیت ایسی پیش کریں جس سے رکوع کو جاتے اور اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کا وجوب ثابت ہو اور سجدہ میں جاتے اٹھتے وقت اسی طرح دوسرے انتقالات میں رفع یدین ناجائز ہو۔

سنت قائمہ

آپ حیران ہوں گے یہ مسئلہ آنحضرت ﷺ کے پورے تیئس ۲۳ سالہ دور نبوت میں ایک منٹ کے لیے آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک پر نہیں آیا۔ آپ نے مبارک زبان سے جب بھی ارشاد فرمایا تو یہی فرمایا کہ نماز کی پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرو اور نماز کے اندر کسی جگہ بھی رفع یدین نہ کرو۔ لیکن آپ نے ایک دفعہ بھی یہ نہ فرمایا کہ پہلی اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرو اور دوسری اور چوتھی

رکعت کے شروع میں رفع یدین نہ کرو۔ رکوع کے شروع و آخر میں رفع یدین کرو اور سجدہ کے شروع اور آخر میں رفع یدین نہ کرو۔

اگر کوئی غیر مقلد ہمت اور جرات کر کے صرف ایک، صرف ایک اور صرف ایک ہی قولی حدیث پیش کر دے جس میں ان کا مدعیٰ بطور نص موجود ہو یعنی پہلی اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کا حکم ہو اور دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین سے منع کیا ہو اسی طرح رکوع کے شروع و آخر میں رفع یدین کا حکم ہو اور سجدہ کے شروع و آخر میں رفع یدین سے منع فرمایا ہو تو ہم مبلغ دس ہزار روپیہ انعام دیں گے اور رفع یدین کرنا شروع کر دیں گے ہے کوئی مرد میدان جو صرف ایک ہی حدیث قولی صحیح صریح سند سے پیش کر کے انعام حاصل کرے؟ دیدہ باید۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

کیا رفع یدین مستحب ہے؟

اگر کوئی غیر مقلد رفع یدین مذکورہ مقامات کی قولی حدیث سے سنت ثابت نہ کر سکے اور قیامت تک نہ کر سکے گا تو کم از کم آنحضرت ﷺ کے ارشادات عالیہ سے زیر بحث رفع یدین کا اتنا ہی ثواب ثابت کر دے جتنا اشراق کی نماز، تحیۃ الوضو اور مسواک کا ثواب ہے آپ یقین کریں کہ دنیا کا کوئی غیر مقلد آنحضرت ﷺ کے ارشاد عالی سے رفع یدین کی اتنی ترغیب بھی نہیں دکھا سکتا۔ اگر کسی میں ہمت ہے تو میدان میں آئے اور آنحضرت ﷺ سے رفع یدین کا مسواک جتنا ہی ثواب ثابت کر دے۔

کفن باندھے ہوئے سر سے
میں صدقے دست قاتل کے میرے قاتل نکل گھر سے

قولی و فعلی سنت میں فرق

عقود دو قسم کے ہوتے ہیں قولی اور فعلی عقود قولیہ میں دوام ہوتا ہے۔ جیسے

اسلام اور نکاح کہ انسان زبان سے اسلام قبول کرتا ہے۔ اس کا اسلام دائمی ہوتا ہے جب تک کلمہ کفر نہ کہے۔ اسی طرح نکاح زبانی وعدہ ہے وہ نکاح دائمی ہوتا ہے جب تک طلاق نہ ہو اس طرح اگر رفع یدین قول رسول ﷺ سے ثابت ہوتی۔ تو دوام ثابت ہو جاتا۔ چونکہ ان کے پاس قولی حدیث نہیں اس لیے دوام ثابت نہیں کر سکتے۔

صرف فعل سے دوام اور سنیت ثابت نہیں ہوتی

قول کے مقابلہ میں فعل ذاتی طور پر دوام پر دلالت نہیں کرتا۔ مثلاً

(۱) حدیث میں ہے۔ کان یطوف علی نساء بغسل واحد کہ آنحضرت ﷺ اپنی سب بیویوں کے پاس جاتے اور آخر میں صرف ایک دفعہ غسل فرماتے لیکن حسب تحقیق محدثین یہ واقعہ صرف ایک مرتبہ ہوا نہ سنت ہے نہ مستحب۔

(۲) آنحضرت ﷺ کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ حالت جنابت میں سونا روزے کی حالت میں ازواج سے بوس و کنار کرنا قبلہ کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت فرمانا۔ نماز میں کن انکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا وضو کے بعد بیویوں کا بوسہ لینا۔ نماز پڑھتے ہوئے دروازہ کھول دینا، بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنا وغیرہ بہت سے افعال آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں مگر نہ ان کو کوئی سنت سمجھتا ہے نہ مستحب نہ ہی کوئی ان کے دوام کا قائل ہے۔ ساری عمر میں ایک دفعہ بھی اگر کوئی شخص یہ کام نہ کرے تو کوئی اس کو خلاف سنت کا طعنہ نہ دے گا نہ اس کو کوئی مناظرے کا چیلنج دے گا۔

ان افعال کا ایک آدھ دفعہ کرنا تو آنحضرت ﷺ سے یقیناً ثابت ہے لیکن ان کا سنت یا مستحب ہونا بھی یقیناً غلط ہے۔

بالکل یہی حال رفع یدین کا ہے بعض فعلی روایات سے اس کا ایک آدھ مرتبہ کرنا ثابت تو ہے لیکن نہ اس کا سنت ہونا ثابت ہے اور نہ مستحب ہونا۔ یہی بات حضرت ابراہیم نخعیؒ نے فرمائی ہے کہ حضرت وائل نے صرف ایک دفعہ حضور کو رفع یدین کرتے دیکھا جس سے سنت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ سنت وہی ہے جو باقی حاضر

باش صحابہ نے روایت کی اور اس پر عمل فرمایا یعنی رفع یدین نہ کرنا۔

فعلی احادیث

جو غیر مقلد پیش کرتے ہیں ان میں بھی کسی ایک حدیث میں بھی ان کا مکمل دعویٰ موجود نہیں ہے ہم نے بارہا مناظرہ میں ان کو پرزور چیلنج دیا کہ ایک ہی صحیح صریح فعلی حدیث ایسی دکھادیں جس میں یہ پوری تفصیل ہو آنحضرت ﷺ ہمیشہ ہر نماز میں پہلی اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے اور دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں کبھی ایک دفعہ بھی رفع یدین نہیں کی اور رکوع سے پہلے اور رکوع سے اٹھ کر ہمیشہ ساری عمر رفع یدین کرتے تھے اور سجدہ میں جاتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت ساری عمر میں ایک دفعہ بھی رفع یدین نہیں کی لیکن آج تک غیر مقلد منہ چھپائے پھر رہے ہیں۔

اس لیے غیر مقلدوں کا حال یہی ہے کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔

اب ہم غیر مقلدین کے مسلک اور عمل کا نمبروار جائزہ لیتے ہیں۔

غیر مقلدین کے دعوے کا پہلا حصہ

غیر مقلدین کے مسلک کا پہلا حصہ یہ ہے کہ نماز میں آنحضرت ﷺ ہمیشہ پہلی اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے۔ اس بارے میں وہ چار روایات بیان کرتے ہیں۔

۱۔ روایت ابن عمرؓ، بخاری ج ۱ ص ۱۰۲، ابوداؤد نے اس حدیث کے متعلق فرمایا لیس بمرفوع یعنی یہ رسول پاک ﷺ کی حدیث ہی نہیں ہے۔ نیز اسی سند میں سجدہ کے وقت رفع یدین کا ذکر بھی ہے۔ (جزء بخاری ۹) اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس میں ہیشگی کا کوئی لفظ نہیں یہی وجہ ہے کہ ابن عمرؓ خود رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ غیر مقلد مدعی سست گواہ چست کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

۲۔ عن محمد بن عَمَرو بن عطاء انه كَانَ جَالِساً مَع نَفَرِ مِنْ اَصْحَابِ النبی ﷺ فَذَكرنا صلوٰة النبی ﷺ فقال ابو حميد الساعدی انا كنت احفظكم لصلوٰة رسول الله ﷺ رَأيْتهُ اِذَاكبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوىٰ حتىٰ يعود كل فقار مكانه واذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل باطراف اصابع رجليه القبلة فاذا جلس فی الركعتين جلس علی رجله اليسری ونصب اليمنیٰ فاذا جلس فی الركعة الآخرة قدم رجله اليسری ونصب الاخرىٰ وقعد علی مقعدته الحديث. (بخاری ج۱،ص۱۱۴)

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید ساعدیؓ کہنے لگے میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں، میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر لے جاتے، اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی کمر (مبارک) جھکا کر سر اور گردن کے برابر کر دیتے پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ آپ کی کمر کی ہر پسلی اپنی جگہ پر آجاتی، اور جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھتے کہ نہ بازؤں کو بچھاتے نہ سمیٹ کر پہلو سے لگا دیتے اور پاؤں کی انگلیوں کی نوکیں قبلے کہ طرف رکھتے پھر

جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے پھر جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں آگے کرتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے سرین کے بل بیٹھتے۔

نوٹ: یہ طریقہ نماز غیر مقلدوں کے سامنے بیان کریں تو وہ فوراً کہیں گے کہ یہ طریقہ خلاف سنت ہے لیکن صحابہ کرام میں سے کسی نے یہ نہ فرمایا کہ اسمیں رکوع ہیں رفع یدین مذکور نہیں جو سنت ہے اور قاعدہ ہے **السکوت فی معرض البیان بیانٌ.**

۳۔ ابو ہریرہؓ ان کی صحیح حدیث بخاری ۱۱۰ پر ہے جس میں رفع یدین کا ذکر تک نہیں لیکن ابوداؤد کی سند میں رفع یدین کا ذکر ہے۔ لیکن راوی ابن جریج ہے جس نے ۹۰ عورتوں سے متعہ کیا۔ (میزان الاعتدال ج ا ص ۱۵۱)

دوسرا راوی یحیٰی بن ایوب ہے جو ضعیف ہے۔ نیز اس میں سجدہ کی رفع یدین کا بھی ذکر ہے۔

۴۔ حضرت علیؓ: ان کی صحیح روایت میں رفع یدین کا ذکر نہیں ہے خود حضرت علیؓ اور آپ کے ہزاروں ساتھی رفع یدین نہ کرتے تھے۔ البتہ ایک ضعیف روایت جس کا راوی ابن ابی الزناد ہے اس میں رفع یدین کا ذکر ہے۔

خلاصہ: ان چاروں میں سے ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے۔

ان چاروں ضعیف روایتوں میں بھی ہمیشہ رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں ان چاروں صحابہ میں سے ایک بھی ہمیشہ رفع یدین نہ کرتا تھا۔ ان میں سے دو روایتوں میں سجدہ کی رفع یدین کا بھی ذکر ہے جس پر غیر مقلدین عمل نہیں کرتے۔

دوسرا حصہ

دعویٰ کا یہ ہے کہ دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں آپ نے کبھی رفع یدین نہیں کی۔ اس بارے میں غیر مقلدین کے پاس ایک بھی صریح حدیث نہیں ہے۔ میں نے کئی بار مناظرہ میں مطالبہ کیا انعامی چیلنج بھی دیا لیکن آج تک کوئی مائی کا لعل

غیر مقلد ایسی صریح حدیث پیش نہیں کرسکا۔

فائدہ: حضرت عبید اللہ بن عمیر (ابن ماجہ ص ۶۲) عبد اللہ بن عباسؓ (ابن ماجہ ص ۶۲) عبد اللہ عمرؓ فتح الباری ج ۲ ص ۱۵۲، حضرت ابو ہریرہؓ (تلخیص الحبیر)، عبد اللہ بن زبیر ابو داؤد ج ۱ ص ۷۵، حضرت جابرؓ مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۸۲ ان چھ روایات کی سندوں کا حال بھی رکوع والی روایات جیسا ہی ہے۔

ان چھ احادیث میں ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کا ذکر ہے اور ماضی استمراری بھی ہے ان روایات سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی کبھار دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں بھی رفع یدین کی۔ لیکن غیر مقلدین ان احادیث پر عمل نہیں کرتے آخر وجہ فرق بتائیں۔ ماضی استمراری بھی ہے۔ متاخر اسلام صحابی حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت بھی ہے۔

ہاں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ روایت متروک العمل ہے نہ ان کے راویوں نے ان پر عمل کیا نہ خلفائے راشدین نے نہ خیر القرون میں ان پر عمل ہوا۔ البتہ غیر مقلدین کے اصول پر ان چھ احادیث سے دوسری اور چوتھی رکعت کے ابتداء میں رفع یدین سنت ثابت ہوتی ہے۔ اور ایک بھی حدیث سے صراحتاً ان دو جگہوں میں نہی یا نفی ثابت نہیں۔ تو غیر مقلد ان احادیث کے منکر اور اس سنت کے تارک ہوئے۔ جواب سوچ کر دیں محض عورتوں کی طرح طعنے بازی نہ ہو۔

دعوے کا تیسرا حصہ

یہ ہے کہ رکوع جاتے اور سر اٹھاتے وقت حضور ہمیشہ رفع یدین کرتے تھے اور سجدوں کے وقت کبھی رفع یدین نہ کی۔ اس حصہ میں غیر مقلد مالک بن الحویرث، وائل بن حجر کی روایات پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں صحابہ آخری عمر میں اسلام لائے انہوں نے حضورؐ کو رفع یدین کرتے دیکھا اس سے ثابت ہوا کہ حضورؐ آخری عمر تک رفع یدین کرتے رہے مگر اس بارے میں وہ کئی باتیں چھپاتے ہیں۔

۱۔ مالک بن الحویرث کی حدیث کی سند میں ابو قلابہ ہے جو ناصبی مذہب کا تھا اور اس کا شاگرد خالد ہے جس کا حافظہ صحیح نہ رہا تھا۔ دوسری سند میں نصر بن عاصم ہے جو خارجی مذہب کا تھا۔ نیز نسائی نے اس سے سجدہ کی رفع یدین بھی روایت کی ہے تو اب غیر مقلدین کا آدھی حدیث کا ماننا اور آدھی کو چھوڑنا ﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ...﴾ کا مصداق ہے۔

۲۔ وائل بن حجرؓ کی روایت بھی دو طریق سے ہے ایک طریق میں سجدہ کے وقت رفع یدین کا ذکر ہے (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۷) جس کو غیر مقلد چھپاتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ اس طرح آدھی حدیث کو مانا، آدھی سے روگردانی کی۔

دوسرے طریق میں خود حضرت وائلؓ نے وضاحت فرما دی کہ جب دوسری دفعہ حضور ﷺ کی خدمت میں آیا تو حضورؐ اور صحابہ پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے بعد کی کسی رفع یدین کا ذکر نہیں فرمایا (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۷) اور کسی ایک صحابی کو بھی مستثنیٰ نہ فرمایا گویا تمام صحابہؓ آخر عہد نبوی میں رفع یدین کے تارک تھے لیکن غیر مقلد عوام کے سامنے یہ بات بالکل بیان نہیں کرتے۔

فائدہ: عبید بن عمیرؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، مالک بن الحویرثؓ، وائل بن حجرؓ، انس بن مالکؓ یہ آٹھ صحابہ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ سجدہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ اور صرف ایک روایت میں ہے کہ نہ کرتے تھے یہ روایت ابن عمر کی ہے اور بوجہ تعارض ساقط ہے۔

باقی صحابہ کی روایات پر غیر مقلد عمل نہیں کرتے یہاں ماضی استمراری بھی ہے اور حضرت وائل اور مالک بن الحویرثؓ جیسے متاخر الاسلام راوی بھی ہیں پھر نا معلوم کیا وجہ ہے کہ غیر مقلد رکوع و سجود کی روایات میں کیوں فرق کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ چھ احادیث سے ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر ماضی استمراری کے صیغہ سے ثابت ہے گویا چار رکعتوں میں ۲۲ بار مگر غیر مقلد ان احادیث پر عمل نہیں کرتے۔

ایک صحابی ابن عمرؓ سے سجدہ کی رفع یدین متعارض آئی ہے ایک روایت میں ہے کرو اور ایک میں ہے نہ کرو۔ اس لیے وہ ساقط الاعتبار ہوگئی۔

باقی سات صحابہ سے سجدہ کی رفع یدین آئی ہے ماضی استمراری بھی ہے۔ اور وائلؓ، مالک بن الحویرثؓ، ابو ہریرہؓ جیسے متاخر الاسلام صحابہ سے مروی بھی گویا چار رکعات میں ۲۸ مرتبہ رفع یدین سنت ہے مگر غیر مقلد ان روایات پر بھی عمل نہیں کرتے۔

غیر مقلدین سے ایک سوال

بعض غیر مقلدین سجدہ کی رفع یدین کو سنت کہتے ہیں۔ جیسا کہ ابو حفص عثمانی وغیرہ۔ جبکہ عام غیر مقلدین اس کے سنت ہونے کے منکر ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ سنت کا منکر بھی لعنتی ہوتا ہے۔ اور غیر سنت کو سنت کہنے والا بھی لعنتی ہوتا ہے۔ اس لیے بتایا جائے دونوں فریقوں میں سے کون سا فریق کتاب وسنت کے مخالف ہے۔

وجوہ ترجیح

(۱) مذہب احناف سے واقفیت رکھنے والے اشخاص اس سے بخوبی واقف ہیں کہ مسلک احناف کا یہ اصول ہے کہ جب روایات کسی مسئلہ میں مختلف ہوں تو احناف کثر اللہ سوادہم ان روایات کو لیا کرتے ہیں یعنی معمول بہا قرار دیتے ہیں جو قرآن کریم کے ساتھ مطابقت رکھیں۔

مسئلہ رفع یدین میں بھی وہ روایات جو ترک رفع یدین کو بیان کرتی ہیں وہ قرآن کریم کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ ﴿قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ﴾۔

(۲) رفع کی بعض قسمیں وہ ہیں جو بالاتفاق متروک ہیں جیسے دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین کرنا یہ اس بات پر قرینہ ہے کہ اس میں نسخ واقع ہو چکا ہے لہذا متفق علیہ کو لینا زیادہ بہتر اور اولیٰ ہے۔

(۳) نماز میں حرکات سے سکون کی طرف انتقال واقع ہوتا رہا ہے جیسا کہ ابتداء

اسلام میں نماز میں چلنا پھرنا، بات چیت کرنا سلام کا جواب دینا جائز تھا۔ جب اس بارہ میں روایتوں میں تعارض ہوا تو احناف نے ان روایات کو لیا جو سکون پر دلالت کرتی ہیں۔

(۴) جب قولی اور فعلی روایات میں تعارض ہو جائے تو قولی روایت کو ترجیح دی جاتی ہے احناف کی روایات قولی ہیں اور غیر مقلدین کی فعلی۔ لہٰذا احناف کی تائید کرنے والی روایات راجح قرار پائیں گی۔

(۵) فعلی روایات متعارض ہیں اور قولی روایات تعارض سے خالی ہیں۔ لہذا فعلی روایات کی حجت تعارض کی وجہ سے باقی نہ رہے گی اور قولی روایات حجت رہیں گی۔

(۶) ترک رفع کی روایات کے راوی وہ صحابہ ہیں جو معمر اور فقیہ تھے اور پہلی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے۔ بخلاف رفع یدین کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر کے کہ وہ بچے تھے۔ نوعمری کی وجہ سے غزوہ احد میں شرکت سے محروم رہے۔ سب سے پہلے جس جنگ میں یہ شریک ہوئے وہ غزوہ خندق ہے۔

(۷) تکبیر تحریمہ کے علاوہ دوسرے مواضع میں رفع یدین کرنا تعارض روایات کی وجہ سے سنیت اور نسخ سنیت میں دائر ہے، اور جب کوئی چیز سنت اور بدعت میں دائر ہو یعنی اس کے سنت یا بدعت ہونے میں شبہ ہو تو اس کے بدعت ہونے کے پہلو کو راجح قرار دیا جاتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ محرم کو مبیح پر ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

لہٰذا تکبیر تحریمہ کے علاوہ دوسرے مقامات میں اس کے بدعت ہونے کے پہلو کو ترجیح دی جائے گی۔

(۸) ترک رفع یدین کے راوی زیادہ فقیہ ہیں۔ اس لیے ان کی روایات راجح ہیں۔

(۹) رفع یدین نہ کرنے کی روایات و احادیث پر خلفاء راشدین کا عمل ہے۔ اس لیے وہ راجح ہیں۔

(۱۰) رفع یدین نہ کرنے کی احادیث پر صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا متواتر عمل ہے، اس لیے وہی راجح ہیں۔ تلک عشرۃ کاملۃ